Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل قادیان

خطبہ نمبر ۲۹

پنجشنبہ

۱۶ ظہور ۱۳۲۴ ہش | ۷ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ | ۱۶ اگست ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۹۲

Sq. Cl. Fazl Ahmad Sb. A.D. 9 of Schools B.A.B.T. Block No. 16 SARGODHA. Distt. Shahpur

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۵ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے پونے آٹھ بجے شام فون پر دریافت کرنے پر معلوم ہُوا۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

اہل بیت و خدام بخیر و عافیت ہیں۔

قادیان ۱۵ ماہ اگست۔ جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال کل شملہ سے واپس تشریف لے آئے۔

ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں ؛

خطبہ جمعہ

اعلان کرنا ہمارا مذہبی اور اخلاقی فرض ہے

کہ ہم اٹیومک بم ایسے مہلک حربے استعمال کرنا جائز نہیں سمجھتے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک اور عظیم الشان پیشگوئی پوری ہوئی

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۰ اگست ۱۹۴۵ء مطابق ۱۰ ماہ ظہور ۱۳۲۴ ہش

بمقام بیت الفضل ڈلہوزی

(مرتبہ۔ مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

یہ خبریں کئی سال سے آرہی تھیں۔ کہ جرمنی میں اس بات کی کوشش کی جارہی ہے کہ ایٹم (atom) یعنی

وہ ذرہ جس سے مادہ بنتا ہے

اور جو خورد بینی ذرہ ہوتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ایسی طاقتیں رکھی ہیں۔ کہ اگر سائنسدان اس کو توڑنے اور اس کی طاقت کو محفوظ کرنے اور اس کو استعمال کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو اس کے اندر ایسی طاقتیں ہیں۔ کہ ایک ذرہ کے توڑنے اور اس کی طاقت کو محفوظ رکھنے سے ایک شہر کو ایک لمبے عرصہ تک بجلی مہیا کی جاسکتی ہے۔

ان خبروں پر بعض لوگ ہنس دیتے تھے اور بعض لوگ تعجب کرتے تھے۔ اور حیران ہوتے تھے۔ کہ ایک خورد بینی ذرے میں

اتنی طاقتیں

کس طرح جمع ہو سکتی ہیں۔ لیکن یہ خیال سائنسدانوں کے دلوں میں تقویت پکڑتا چلا گیا۔ اور بیسیوں سائنسدانوں نے اپنی زندگیاں اس تحقیق میں لگانی شروع کر دیں۔

جنگ کے دوران میں

خصوصاً انگلستان۔ امریکہ اور جرمنی تینوں نے اپنے اپنے طور پر اس طاقت کو حاصل کرنے کی کوشش کی۔ کیونکہ جنگی مفاد کے لحاظ سے یہ بات بہت اہم سمجھی جاتی تھی۔ کہ وہ باریک ذرہ جو اپنے اندر اتنی عظیم الشان طاقتیں رکھتا ہے۔ اگر اسکو بم کے طور پر استعمال کیا جائے تو وہ بہت کچھ اس جنگ کے سوال کو حل کر دیگا۔ جہاں تک سائنس کا سوال ہے۔ میں تو سائنس جانتا نہیں۔ اس لئے میں اسکی تفصیلات کو سمجھ نہیں سکتا۔ لیکن یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ عملی طور پر

جرمنی کی جنگ کے بعد

اب تاہیں اکتالیس دن ہوئے۔ کہ امریکہ اور انگلستان کے سائنس دان اس بات میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ کہ ایٹم کو پھاڑ کر اس سے طاقت حاصل کر سکیں۔ اور انہوں نے اس سے بم بنانا شروع کر دیا ہے۔ کوئی پانچ دن کی بات ہے۔ کہ

ایٹم سے حاصل کردہ طاقت کا پہلا بم

جاپان کے ایک شہر ہیروشیما پر استعمال کیا گیا۔ جو کہ ایک چھاؤنی ہے۔ اور بندرگاہ بھی ہے۔ جہاں جاپانی بیڑا اکھٹا ہوتا ہے یا تیار کیا جاتا ہے۔ یہ شہر کوئی سات مربع میل کا ہے۔ یعنی قریباً سوا دو میل چوڑا اور تین میل لمبا ہے۔ اور بوجہ اس کے کہ یہ

صنعتی شہر

ہے سمجھا جاسکتا ہے۔ کہ اس کی آبادی گنجان ہو گی۔ کیونکہ صنعتی شہروں میں بجائے پھیلاؤ کے بڑے بڑے بلاکس بنا دیئے جاتے ہیں۔ جن میں ایک ایک بلاک میں کئی کئی سو بلکہ کئی کئی ہزار آدمی بستے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس شہر کی آبادی چھ سات لاکھ کے قریب ہے۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ چھ سات لاکھ کے قریب تھی۔ اور جب بم جو پھینکا گیا ہے تو اس شہر کے متعلق آخری رپورٹ یہ ہے کہ

ساٹھ فیصدی حصہ شہر کا

یا یہ کہہ لو۔ کہ چھ لاکھ کی آبادی میں سے پونے چار لاکھ آدمی ایک بم سے ہلاک ہو گئے۔ اور شہر کی ۶۰ فیصدی عمارتیں ایک بم سے تباہ ہو گئیں۔ جاپانی لوگوں کا بیان ہے۔ کہ اس

بم کے گرنے کے بعد شدید گرمی

پیدا ہوئی۔ اور اس بم کے دھماکے اور نقصان کے علاوہ وہ گرمی اتنی شدید تھی۔ کہ اس کی شدت کے دائرہ کے اندر کوئی ذی نفع چیز زندہ نہیں رہی۔ کیا انسان اور کیا حیوان کیا چرند اور کیا پرند سب کے سب جھلس کر خاک ہو گئے ہیں۔ یہ ایک ایسی تباہی ہے۔ جو جنگی نقطہ نگاہ سے خواہ تسلی کے قابل سمجھی جائے۔ لیکن جہاں تک انسانیت کا سوال ہے۔ اس قسم کی بمباری کو

جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔

ہمیشہ سے جنگیں ہوتی چلی آئی ہیں۔ اور ہمیشہ سے عداوتیں بھی رہی ہیں۔ لیکن باوجود ان عداوتوں کے اور باوجود ان جنگوں کے ایک حد بندی بھی مقرر کی گئی تھی۔ جس سے تجاوز نہیں کیا جاتا تھا۔ لیکن اب کوئی حد بندی نہیں رہی۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ شہر جس پر اس قسم کی بمباری کی گئی ہے وہاں عورتیں اور بچے نہیں رہتے تھے اور کون کہہ سکتا ہے کہ لڑائی کی ذمہ داری میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ اگر جوان عورتوں کو شامل بھی سمجھا جائے۔ تو کم از کم بلوغت سے پہلے کے لڑکے اور لڑکیاں

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

لڑائی کے کبھی بھی ذمہ دار نہیں سمجھے جا سکتے۔ پس گو ہماری آواز بالکل بیکار ہو لیکن

ہمارا مذہبی اور اخلاقی فرض

ہے۔ کہ ہم دنیا کے سامنے اعلان کر دیں۔ کہ ہم اس قسم کی خونریزی کو جائز نہیں سمجھتے خواہ حکومتوں کو ہمارا یہ اعلان بُرا لگے یا اچھا ہمارے نزدیک جاپان کا قصور ہے۔ اور ہم نے ہزارہا آدمی اس جنگ کی بھرتی میں دیئے ہیں۔ اور ہمارے نزدیک جرمنی اور اٹلی کا بھی قصور تھا اور ہماری جماعت کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں آدمی اٹلی اور جرمنی میں جا کر لڑے اور ان میں سے کئی قید ہوئے جو اب واپس آئے ہیں۔ ہم نے مال کے ساتھ بھی، آدمیوں کے ساتھ بھی۔ اور اخلاقی طور پر بھی۔ غرض

ہر رنگ میں اتحادیوں کو مدد دی

ہے۔ اور اگر اس جنگ کے فتح کرنے میں کوئی مطالبہ ابھی باقی ہو تو ہمیں اس سے بھی انکار نہیں ہوگا بلکہ ہم

دوسروں سے بڑھ کر قربانی کرنے کیلئے تیار

ہونگے۔ مگر اس کے ہرگز یہ معنے نہیں۔ کہ کہ ہم جنگی افسروں کے ہر فعل کو خواہ وہ انسانیت کے کتنا ہی خلاف ہو۔ خواہ وہ شریعت کے کتنا ہی خلاف ہو۔ جائز قرار دیں۔ اگر اس قسم کی جنگ کا راستہ کھل گیا۔ تو وہ

دنیا کے لئے نہایت ہی خطرناک

ہوگا۔ پہلے زمانہ کے لوگوں نے لمبے تجربہ کے بعد کچھ حد بندیاں مقرر کر دی تھیں۔ جن کی وجہ سے جنگیں خواہ کتنی ہی خطرناک ہوتی تھیں ایک حد پر جا کر ان کا خطرہ رُک جاتا تھا۔ لیکن اب تو یہ سوال پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے۔ کہ جس قوم نے ہم سے جنگ کی ہے۔ اس

جنگ کے ذمہ داروں کو پھانسی کی سزا

دی جائے۔ اس قانون نے میں سمجھتا ہوں۔ حالات کو بہت زیادہ بھیانک صورت دیدی ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ فتوحات کسی ایک قوم کے حق میں رہن نہیں ہوتیں۔ کہ وہ ایک ہی قوم کے پاس رہیں۔ اور اگر یہ طریق جاری کر دیا جائے۔ کہ فاتح قوم مفتوح قوم کے لیڈروں کو اس لئے پھانسی دیدے۔ کہ وہ اپنی قوم کی طرف سے لڑے تھے۔ تو پھر اگر کل کو کوئی اور قوم فاتح ہوئی اور اتحادیوں میں سے کوئی قوم مفتوح ہوئی۔ تو ان کے لئے بھی وہی چیز مقدر سمجھی جانی چاہیئے۔ جو آج

مفتوح قوم کے لئے

جائز قرار دی گئی تھی۔ اگر انگلستان امریکہ اور فرانس کو یہ حقوق حاصل ہوں۔ کہ وہ مفتوح جرمن اور مفتوح اٹلی کے لوگوں کو محض اس وجہ سے کہ انہوں نے ان کے خلاف جنگ کی پھانسی کی سزا دیں۔ تو اس قانون کو غلط کہو یا صحیح (جب ایک قانون بنا دیا جائے تو غلط اور صحیح کا فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے) اگر اس جنگ کے بعد کوئی اور ملک فاتح ہوا اور انگلستان یا امریکہ یا روس ان تینوں میں سے کوئی مفتوح ہوا تو اس کے یہ معنے ہونگے کہ فاتح قوم ان کے آدمیوں کو بھی پکڑ پکڑ کر پھانسی دینے لگ جائے (اس خطبہ کے بعد ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں ان مجرموں کی اقسام بیان کی گئی ہیں۔ جن کو سزا دی جائیگی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنگی مجرم کی خاص تعریف کی گئی ہے۔ گو مجھے اس تعریف سے پوری طرح اتفاق نہیں۔ لیکن یہ ضرور ہے۔ کہ ایسی تعریف سے اکثر وہی سزا پائینگے جن کو عقل اور انصاف سزا دینا چاہتے ہیں) گو اس میں شبہ نہیں کہ جرمنی۔ اٹلی اور جاپان کا قصور ہے۔ لیکن میرے نزدیک یہ طریق بھی پسندیدہ نہیں کہلا سکتا کہ بغیر کسی خاص دلیل کے جس کی وجہ سے عقل و انصاف ایک جنگی قیدی کو بھی سزا دینے کا فیصلہ کریں۔ (اور یقیناً جنگی قیدی بھی ایسے ہو سکتے ہیں کہ جو سزا کے مستحق ہوں۔ اس امر کی صحت سے انکار نہیں کیا جا سکتا)

جنگی قیدیوں کو سزا

دی جائے اگر ایسا ہو۔ تو آئندہ بہت سے خطرات کا رستہ کھلنے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ نیز اس سے مزید جنگوں کا رستہ کھل جائیگا بھی خطرہ ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ کسی جنگ کے بند ہونے سے لوگ یہ نہیں سمجھینگے کہ خونریزی بند ہو گئی ہے۔ بلکہ یہ سمجھیں گے کہ ایک قسم کی خونریزی تو بند ہوئی ہے۔ لیکن دوسری قسم کی خونریزی شروع ہو گئی ہے۔ جرمنی کے لوگوں کا یہ جرم قرار دیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے لندن کے نہتے آدمیوں پر گولے پھینکے۔

جرمنوں نے یقیناً ظلم کیا

انسانیت کے خلاف حرکت کی اور ان کے اس فعل کو جس قدر بھی بُرا کہا جائے کم ہے اور خدا تعالیٰ نے ان کے جرم کی سزا بھی ان کو دیدی کہ ان کا غرور خاک میں مل گیا۔ لیکن یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے، کہ جرمنوں نے جو گولے پھینکے وہ سو سو گز یا اس سے کچھ زیادہ تک اثر رکھتے تھے اب اگر اتحادی ان کے مقابل پر اس سے زیادہ مار کرنے والے بم اُن پر پھینکیں اور ان کی طرح ہی ان آدمیوں پر پھینکیں جو نہتے ہوتے ہیں، تو یہ فعل بھی ویسا ہی بُرا سمجھا جائیگا۔ جیسا کہ اُن کا تھا۔ اسی طرح

جنگی قیدیوں کا سوال

ہے۔ دنیا میں یہ تسلیم شدہ قاعدہ ہے۔ کہ انسان ان لوگوں کو جرم کی سزا دے سکتا ہے۔ جو اس کے اپنے ملک میں رہتے ہوں۔ یا وہ جرم جو جنگ کے علاوہ ہوں۔ یعنی ان کا جنگ کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو۔ جیسے کوئی قوم جنگ میں آدمیوں کو پکڑ کر اُن کے ناک کان کاٹے اب یہ فعل ایسا ہے۔ جو جنگ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ تو ایسے جرائم کی سزا دینا جائز تسلیم کیا گیا ہے۔ لیکن اس سے زیادہ اس قانون کو وسیع کرنا گویا آئندہ کے لئے

خطرات کو بڑھا دینے والی بات

ہے۔ اور ان باتوں کے نتیجہ میں مجھے نظر آ رہا ہے۔ کہ آئندہ زمانہ میں جنگیں کم نہیں ہونگی بلکہ بڑھینگی۔ اور وہ لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ ایٹومک سے بڑی طاقتوں کے ہاتھ مضبوط ہو جائینگے اور اُن کے مقابلہ میں کوئی جنگی طاقت حاصل نہیں کر سکیگا۔ یہ

لغو اور بچوں کا سا خیال

ہے۔ یہ خیال صرف ایٹومک بم کے ایجاد ہونے پر ہی لوگوں کے دلوں میں پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ جب بندوق ایجاد ہوئی تھی۔ تو لوگ سمجھتے تھے۔ کہ بندوق والے ہی دنیا میں غالب ہونگے۔ اور جب توپ ایجاد ہوئی تو لوگ سمجھتے تھے کہ توپ والے ہی دنیا میں غالب ہونگے جب ہوائی جہاز ایجاد ہوئے تھے۔ تو لوگوں نے گمان کیا تھا۔ کہ ہوائی جہاز والے ہی دنیا میں غالب ہونگے۔ جب گیس ایجاد ہوئی تھی تو لوگوں نے خیال کیا۔ کہ گیس والے ہی دنیا میں غالب ہونگے۔ لیکن پھر وی۔ ون (V. one) اور وی ٹو (V. Two) نکل آئے۔ تو لوگ سمجھے کہ وی ون اور وی ٹو والے ہی دنیا میں غالب ہونگے۔ اس کے بعد اب اٹومک بم نکل آئے ہیں۔ یاد رکھو۔

خدا کی بادشاہت غیر محدود ہے

اور خدا کے لشکروں کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ لَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ۔ یعنی تیرے رب کے لشکروں کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا۔ اگر بعض کو اٹومک بم مل گیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ کہ وہ کسی سائنس دان کو کسی اور نکتہ کی طرف توجہ دلا دے۔ اور وہ ایسی چیز تیار کر لے جس کے تیار کرنے کے لئے بڑی بڑی لیباریٹریوں کی بھی ضرورت نہ ہو۔ بلکہ ایک شخص گھر میں بیٹھے بیٹھے اس کو تیار کر لے اور اس کے ساتھ دنیا پر تباہی لے آئے اور اس طرح وہ

اٹومک بم کا بدلہ

لینے لگ جائے۔ پس جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ان مہلک چیزوں کو کم کیا جائے۔ نہ کہ انہیں بڑھایا جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے کتنا لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے۔ کہ

آگ کا عذاب

دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے مسلمانوں کو نہیں چاہیئے، کہ وہ اپنے دشمن کو آگ سے تعذیب و تکلیف دیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم جانتے تھے۔ کہ آگ جنگ کو روکنے کا موجب نہیں ہوگی بلکہ بڑھانے کا موجب ہوگی۔ اس میں شبہ نہیں کہ اگر جنگ میں دشمن نئی نئی ایجادوں کو اسلامی حکومت کے خلاف استعمال کرے تو اسلامی حکومت کو بھی اجازت ہے کہ اس کا اسی رنگ میں جواب دے لیکن غلو سے کام نہ لے یعنے مسلمانوں کو آگ کی ایسی ایجادوں کی طرف رغبت رکھنی منع ہے۔ جن سے کسی کو عذاب دینا مقصود ہو۔ دنیا میں جتنے تغیرات ہوتے ہیں وہ سب کے سب خیالات کے ماتحت پیدا ہوتے ہیں۔ ان تغیرات کے پیچھے ایک جذبہ اور ایک محرک ہوتا ہے۔ جس کے ماتحت لوگ سکیمیں بناتے ہیں۔ اگر کسی قوم کے دماغ کے پیچھے جذبہ اور محرک یہ ہو۔ کہ ہم نے آگ کو بطور عذاب استعمال نہیں کرنا۔ تو یقیناً وہ ایسی ایجادیں نہیں کریگی جن میں آگ کا استعمال ہو۔ لیکن اگر کسی قوم کے دماغ کے پیچھے جذبہ اور محرک یہ ہو کہ آگ کا عذاب دینے میں کوئی حرج نہیں بلکہ جتنا کسی کو نقصان پہنچایا جا سکے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

167

اتنا ہی اچھا ہے۔ تو وہ ضرور اس کی طرف راغب ہوگی۔ تیرہ سو سال پہلے دُنیا کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

لڑائیوں کے کم کرنے کا ایک راستہ

بتایا تھا۔ جب تک دنیا اس راستہ پر نہیں چلے گی۔ لڑائیاں کم نہیں ہونگی بلکہ بڑھیں گی امریکہ اور یورپ والے امن نہیں پائینگے۔ جب تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس تعلیم کی طرف متوجہ نہیں ہونگے۔ وہ جب تک

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق

یہ نہ کہیں گے۔ کہ ہمیں ان آگ کی چیزوں کو ناجائز قرار دینا چاہیئے۔ اس وقت تک حقیقی امن ان کو نصیب نہیں ہوگا۔ وہ ان چیزوں کو ناجائز قرار دیں۔ اور پھر اتنی ہی سختی کریں۔ جتنی دشمن نے کی۔ تو پھر دنیا میں یقیناً امن قائم ہو جائے گا۔ کیونکہ دشمن محسوس کریگا۔ کہ اگرچہ ان کے پاس زیادہ سخت سزا دینے کی طاقت تھی۔ لیکن اخلاقی تعلیم کے ماتحت انہوں نے ہم سے نرمی کی ہے۔ اور جو سلوک ہمارے ساتھ کیا گیا ہے۔ وہ محض جوش۔ غصہ اور بدلہ کے جذبہ کے ماتحت نہیں۔ لیکن اگر ہم یوجہ اس کے کہ ہمارے پاس تباہی کے سامان زیادہ ہیں۔ ایسے سخت ہتھیار استعمال کریں۔ کہ

دشمن کے بچے اور عورتیں

تباہ کر دیں۔ تو پھر دنیا اسی کو اخلاق سمجھے گی کہ جتنی طاقت میسر آئے اسے استعمال کرو یہی قانون ہے۔ اور جب دنیا کے خیالات اس طرف مائل ہونگے کہ جتنے زیادہ سے زیادہ خطرناک ہتھیار ملتے جائیں۔ ان کو استعمال کرو۔ تو لازماً

دنیا میں فساد جنگ اور خونریزی

بڑھے گی۔ پس میرا یہ مذہبی فرض ہے کہ میں اس کے متعلق اعلان کر دوں۔ گو حکومت اسے بُرا سمجھے گی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ امن کے رستے میں یہ خطرناک روک ہے۔ اس لئے میں نے بیان کر دیا ہے۔ کہ ہمیں دشمن کے خلاف ایسے مہلک حربے استعمال نہیں کرنے چاہئیں جو اس قسم کی تباہی لانے والے ہوں۔ ہمیں صرف وہی حربے استعمال کرنے چاہئیں۔ جو جنگ کے لئے ضروری ہوں۔ لیکن ایسے حربوں کو ترقی دینا۔ اور ایسے حربوں کو استعمال کرنا جن سے عورتوں بچوں اور ان لوگوں کو جن کا جنگ کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں تکلیف پہونچے ہمارے لئے جائز نہیں۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ خواہ ہماری آواز میں اثر ہو۔ یا نہ ہو حکومت سے کہہ دیں۔ کہ ہم آپ کی

خیر خواہی کے جذبہ کی وجہ سے

مجبور ہیں۔ کہ اس امر کا اظہار کر دیں۔ کہ ہم آپ کے اس فعل سے متفق نہیں۔ اور مجبور ہیں۔ کہ آپ کو ایسا مشورہ دیں۔ جس کے نتیجہ میں آئندہ جنگیں اور فتنے بند ہو جائیں۔ میں اس قسم کے حربوں کے استعمال کے خلاف ہوں۔ اور سمجھتا ہوں۔ کہ اخلاقی طور پر ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم حکومت کو بتائیں کہ یہ کام اچھا نہیں۔ وہاں میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں۔ کہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

اس بم کی ایجاد سے پوری ہوئی ہے۔ اور آئندہ اور بھی شدت سے اس کے پورا ہونے کا احتمال ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ کہ ہماری آواز میں اثر تو ہے نہیں۔ کیونکہ نہ ہم سیاست میں بڑے سمجھے جاتے ہیں۔ اور نہ ہم جتھے میں اتنے بڑے ہیں۔ کہ کوئی

ہماری آواز

کی طرف توجہ کرے۔ اور نہ مذہبی طور پر ان قوموں کا ہم پر ایمان ہے۔ کہ وہ سمجھیں کہ ہمیں ان کی بات ماننی چاہیئے۔ ہم نے تو صرف ایک فرض ادا کیا ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا اور نہ ہی ہم کر سکتے ہیں۔ مگر دوسری طرف ہم اس بات کو بھی نہیں بھول سکتے۔ کہ

خدائی فیصلہ

کس طرح اپنے زمانہ میں پورا ہوتا چلا آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے کہ "شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا"۔ پچھلی بیماریاں جو ہوئی ہیں وہ اتنی عظیم الشان نہ تھیں۔ جنہیں دیکھ کر رونا آتا ہو۔ لیکن اٹومک بم سے جو بمباری کی گئی ہے۔ اخبارات والے لکھتے ہیں۔ کہ اس بمباری کی تباہی کو دیکھ کر واقعہ میں

رونا آتا ہے

اس بم کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ چالیس چالیس میل تک کے علاقہ کو تباہ کر سکتا ہے۔ یہ صاف بات ہے کہ جہاں یہ بم گرے گا۔ ان جگہوں کو دیکھ کر رونا آئے گا۔ مگر جن جن علاقوں پر وہ گریگا۔ جہاں وہ اپنی تباہی کی طاقت پر شہادت دے رہا ہوگا۔ اور اپنے بنانے والوں کے ہنر کی توصیف کر رہا ہوگا۔ وہاں ہر تباہ شدہ علاقہ اور ہر تباہ شدہ ملک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

سچائی کی گواہی

بھی ساتھ دے رہا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہوائی جہاز بھی نہ تھے۔ کہ ان کے ذریعہ بم باری کی جاتی۔ آپ کے بعد ہی ہوائی جہاز نکلے۔ پھر اس کے بعد ہوائی جہازوں سے گرانے والے بم نکلے۔ اور اس کے بعد اب یہ اٹومک بم نکل آئے ہیں۔ جو حجم میں بالکل چھوٹے ہوتے ہیں۔ لیکن دو ہزار سُو پر فورٹرس کی بمباری کے برابر ایک بم کا اثر ہوتا ہے۔ دو ہزار سُو پر فورٹرس کی بمباری بیس ہزار ٹن کے برابر ہوتی ہے۔ یا ہمارے ملک کے حساب سے

پانچ لاکھ ساٹھ ہزار من ڈائنامیٹ

پھینکنے کے برابر اس ایک بم کا پھینکنا ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جہاں جہاں یہ بم گرینگے وہاں اللہ تعالےٰ کی قدرت ظاہر ہوگی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی عظیم الشان طور پر پوری ہوگی۔ کہ شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا۔

جب کبھی مومنوں کے لئے اللہ تعالےٰ غم کا پہلو نکالتا ہے۔ تو ساتھ ہی

خوشی کا پہلو

بھی پیدا کر دیتا ہے۔ ہمیں غم ہے کہ دُنیا اس رستے پر چل رہی ہے۔ جو اُسے تباہی اور ہلاکت کی طرف لے جانے والا ہے۔ لیکن ساتھ ہی خوشی بھی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی پوری ہو کر ہمارے لئے

زیادتی ایمان کا موجب

ہوئی۔ اور ہمیں مزید یقین دلاتی ہے۔ کہ جس طرح یہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ ویسے ہی وہ پیشگوئیاں بھی اپنے وقت پر پوری ہونگی۔ جن میں اسلام اور سلسلہ کے غلبہ کی خبر دی گئی ہے۔ اور ایک زمانہ اسلام پر ضرور آئیگا۔ جب وہ تمام دنیا پر غالب ہوگا ہم نہیں جانتے۔ کہ اس کے بعد دنیا تباہ ہوگی یا باقی رہے گی۔ لیکن

اسلام کے غلبہ سے پہلے دنیا تباہ نہیں ہوگی

لوگ ایک دوسرے کو مارنے اور تباہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن انسان ان تباہیوں اور بربادیوں سے کسی نہ کسی طرح بچ ہی نکلے گا۔ یہاں تک کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اور آپ کے جھنڈے کے نیچے ایک دفعہ پھر دنیا میں امن قائم کیا جائے گا۔ اور خدا کا کلام پورا ہو کر دنیا کو ان خطرناک عذابوں اور بلاؤں سے بچا لے گا۔ اس کے بعد اگر قیامت جلد آنی ہے تو آ جائے گی۔ مگر اس سے پہلے نہیں اور ہرگز نہیں۔

"اللہ تعالےٰ مبارک کرے"

جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور تعلیم القرآن کمیٹی کی یہ رپورٹ پیش ہوئی۔ کہ قادیان میں ۵ر اگست سے ۲۵ر ستمبر تک قرآن کریم کا ترجمہ اور دینی معلومات کے اسباق دیئے جائیں گے۔ تو حضور نے تحریر فرمایا۔ "اللہ تعالےٰ مبارک کرے"۔

پس ہر جماعت اپنا ایک نمائندہ۔ اور اسی طرح ہر مجلس اپنا ایک نمائندہ قادیان بھیجے۔ تاکہ ان ایام میں قرآن کریم پڑھایا جا سکے۔ قیام و طعام کا انتظام سلسلے کے سپرد ہوگا۔ انشاءاللہ

(سیکرٹری تعلیم القرآن کمیٹی)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کیلئے لمحہ فکریہ

از ڈاکٹر چودھری عبدالاحد صاحب ایم۔ ایس سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

انیسویں صدی کے آخری ربع تک کے دور کو (یعنی ۱۸۷۵ء تک) ہر قسم کی ترقی کے لحاظ سے ارتقائی دور کہا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کے بعد کے زمانہ کو انقلابی دور کے نام سے موسوم کرنا زیادہ مناسب ہے۔ کیونکہ ۱۸۷۵ء کے بعد مختلف علوم خصوصاً سائنس میں اس قسم کی ایجادات اور انکشافات ہوئے ہیں جو کہ حیرت انگیز ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد بھی اللہ تعالیٰ نے اسی زمانہ میں فرمائی۔ گویا خدا تعالیٰ کی طرف سے جماعت احمدیہ کے لئے یہ ایک اشارہ تھا۔ کہ آئندہ تمام قسم کی ترقیات کا تعلق احمدیت کے ساتھ وابستہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود فرماتے ہیں۔

"میں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے دنیا میں مامور کرکے بھیجا ہے۔ اسی وقت سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے"۔

لیکن پچھلے پانچ۔ چھ برس سے دوسری جنگِ عظیم کے دوران میں ایسی ترقی ہوئی ہے کہ اس نئے دور کو حد سے زیادہ انقلابی (Ultra - Revolutionary) زمانہ کا آغاز سمجھنا چاہیئے۔ اور یہ بات ہماری نظروں سے پوشیدہ نہیں کہ یہی زمانہ حضرت مصلح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت ہے۔ کہ اُن کے وجود سے

ع دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

کی پیشگوئی وابستہ ہے۔ دنیا ایک ارتقائی دور کو پورا کرکے۔ انقلابی دور سے گزرتی ہوئی ایک حد سے زیادہ تیز انقلابی (Ultra Revolutionary) دور میں داخل ہو رہی ہے۔ ایسے تغیرات آرہے ہیں جن کی مثال ایک تیز طوفان سے دی جاسکتی ہے۔ بہت سی حیرت انگیز ایجادات جو دورانِ جنگ میں پوشیدہ رکھی گئی تھیں۔ اب ظاہر ہونیوالی ہیں۔ جوں جوں جنگ خاتمہ کے قریب ہوتی گئی ہے۔ دنیا کے بڑے بڑے مدبّر قیاس آرائیاں کر رہے ہیں کہ کونسا نظام دنیا میں امن پیدا کرسکتا ہے۔ لوگوں کی طبیعت میں ایک ہیجان اور خلا سا محسوس ہو رہا ہے۔ جنگ کے اختتام کے ساتھ ہی سیاسی اقتصادی۔ علمی اور سب سے بڑھ کر ذہنی انقلاب آرہا ہے۔

ان زبردست انقلابات کی رو میں بہنے والی پبلک کو ہم نے تمام دنیا کے اندر اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپاہیوں کے لئے وقت آرہا ہے۔ کہ وہ سیاسی۔ علمی اور روحانی ہتھیاروں کو لیکر نکلیں اور دنیا پر چھا جائیں۔ حضرت مصلح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف اوقات پر فرمایا ہے۔ کہ یہ زمانہ ہمارے لئے دوڑ کا زمانہ ہے۔ لیکن ایک خاص حلقہ میں تحقیقات کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہم میں اکثر نے اس ارشاد کو صحیح معنوں میں سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ اور نہ ہی اپنے آپ کو اس رنگ میں پوری طرح ڈھالا ہے۔ کہ ہم اس زبردست سیلاب کا مقابلہ فوری طور پر کامیاب طریق سے کرسکیں۔

پچھلے دنوں خاکسار کو گورنمنٹ آف انڈیا کے ایک بڑے ریٹائرڈ آفیسر سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ تبلیغی گفتگو قریباً دو گھنٹے تک جاری رہی۔ صاحب موصوف نے فرمایا اگر آپ کی جماعت کا پروگرام یہی ہے کہ اسلام کے اعلےٰ اصول کو دنیا کے سامنے پیش کرکے نئے نظام کو قائم کرے۔ تو آپ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جماعت کے اندر ایسی ہستیوں کو پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ جو اپنے کاموں کے ماہر ہوں۔ اور روحانی طور پر بھی بلند مقام رکھتے ہوں۔ اُن کی قوتِ قدسیہ اور بلند علمی قابلیت کی وجہ سے اعلےٰ طبقہ کے لوگوں میں اور عوام میں تبلیغ بہت زیادہ کامیاب ہوگی۔ جماعت احمدیہ کو ہر طبقہ اور شعبہ کے خاص سپیشلسٹ پیدا کرنے چاہئیں جن کے نام کو ہی سن کر ہزاروں ہزار لوگ اُن کی بات سننے کے لئے جمع ہو جایا کریں۔

یہ ایک ایسے شخص کے تاثرات ہیں جن کو ہماری جماعت کے ساتھ دلچسپی بھی ہے۔ اور علمی طور پر بھی وہ ہندوستان میں ایک ممتاز حیثیت کے مالک ہیں۔

حضرت مصلح موعود علیہ السلام نے تعلیم الاسلام کالج جاری فرمایا تاکہ جماعت کا علمی معیار بلند کیا جاسکے اور طلباء کی صحیح تربیت ہو لیکن اس کے لئے سٹاف مہیا کرنے میں بہت سی مشکلات پیش آئیں۔ اب اس کالج کو ڈگری کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ لیکن ڈگری کالج کے لئے اور خصوصاً شعبہ سائنس کے لئے سٹاف اور پھر قابل سٹاف کا مہیا کرنا ایک عقدہ بن رہا ہے۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کو جاری فرمایا۔ تا سائنس کے مختلف شعبوں میں اعلیٰ اور بلند پایہ تحقیقات کرکے نئے علوم کی بنیاد رکھی جاوے۔ آجکل اس ادارہ کی لیبارٹری اور سائنس کا سامان بڑی مشکلات سے مہیا کرکے فٹ کیا جا رہا ہے۔ لیکن کام کرنے والے قابل سٹاف کی اس قدر قلت ہے کہ لاکھوں کی جماعت میں سے نصف درجن ایم۔ ایس سی بھی نہیں مل سکتے۔ اسی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ پہلے ہم نے کام کرنے والے پیدا کرنے ہیں۔ اور پھر کام حقیقی معنوں میں شروع ہوگا۔

کام کرنے والی قومیں ہمیشہ ایک اندازہ اور پروگرام کو مدنظر رکھ کر چلتی ہیں۔ ان حالات میں ضرورت ہے کہ ہر فرد اپنا اور اپنے متعلقین کا محاسبہ کریں کہ جماعت کی ضروریات کے پیش نظر وہ اپنے وجودوں کو کس طرح زیادہ سے زیادہ مفید بنا سکتے ہیں۔ اور اس نکتہ کو ذہن نشین کرلیں کہ ہم نے ایسی دنیا کے لوگوں سے مقابلہ کرنا ہے۔ جو ایک زبردست انقلابی دور سے نکل کر ایک حد سے تیز انقلابی اور طوفانی دور میں قدم رکھ رہی ہے۔ اور یاد رکھو جب تک کوئی شخص اپنے وجود کے اندر خارق عادت تبدیلی پیدا نہیں کرتا وہ بیرونی سیلابوں کا کامیاب مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اس وقت جماعت کو ایسے لوگوں کی ضرورت ہے۔ جو موجودہ فضا اور اس کے زہریلے اثرات کا مقابلہ ہر زاویہ سے کرسکیں۔ پس ہماری جماعت کے لئے یہ غفلت کے ایام نہیں بلکہ دوڑ کا زمانہ ہے۔

جاپان نے ہتھیار ڈال دیئے

زمانِ صلح و امن آیا۔ مبارک ہو مبارک ہو ‏ ‏ خدا نے لطف فرمایا مبارک ہو مبارک ہو
جو پہنچیں عرش تک آہیں کھلیں تبلیغ کی راہیں ‏ ‏ یہ ثمرہ غیب سے پایا۔ مبارک ہو مبارک ہو
نہ جرمن ہیں نہ جاپانی مٹی سب فتنہ سامانی ‏ ‏ خدا نے دن یہ دکھلایا۔ مبارک ہو مبارک ہو
بحسبِ پیشگوئی روک اب باقی نہیں کوئی ‏ ‏ نظامِ نو کا وقت آیا۔ مبارک ہو مبارک ہو
اٹھو اے مومنو خدماتِ دینِ حق بجا لاؤ ‏ ‏ جو پہلے تم کو سمجھایا۔ مبارک ہو مبارک ہو
کلیدِ فتح ہاتھ آئی ظفر مصلح کے ساتھ آئی ‏ ‏ تو سب نے مل کیوں گایا۔ مبارک ہو مبارک ہو

دعائے اکملِ خوشگو۔ قبول حضرتِ حق ہو
پلٹنا جھوٹ کی کایا مبارک ہو مبارک ہو

اکمل عفا اللہ عنہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

168

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

"خادم وہی ہے جو اپنے آقا کے قریب رہے" (سیدنا مصلح موعود)

ہماری شوریٰ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہم خلافت ایسی بابرکت نعمت سے متمتع ہیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ہر نظام میں خلافت کا نظام قائم ہے

نہ ڈکٹیٹر شپ کی لعنت سے ہم جکڑے ہوئے ہیں اور نہ ہی جمہوریت محض کی آزادروی سے، ہم خود پسند و خود سر ہیں

ہم پر خدا کا قائم کردہ ہمارا محبوب خلیفہ ہے

وہ ہر معاملہ میں ہم سے مشورہ لیتا ہے اور ہمیشہ ہمارے مشورہ کی ممکن حوصلہ افزائی فرماتا ہے

سوائے اس کے کہ

خدا تعالیٰ زمین والوں کے مشورہ کے مقابلہ پر آسمان سے اپنے نور کی شعاعوں سے اسکی خود راہنمائی فرمائے

اور پھر

ہم سب کی گردنیں اس کے ہر فیصلہ پر لطف و اطمینان کے ساتھ جھک جاتی ہیں۔

اسلام کا قائم کردہ یہ نظام احمدیت نے آج پھر ہم میں زندہ کر دیا ہے

اور

خلافت کے ماتحت ہر تفصیلی انتظام میں یہ طریق قائم کیا جاتا ہے

خدام الاحمدیہ کا نظام بھی اسی دستور اور قواعد پر قائم ہے

ہمارا صدر بھی شوریٰ قائم کرتا ہے

ہمیں پوری آزادی کے ساتھ مشورہ کی اجازت دیتا ہے اور ہمارا ہر مفید مشورہ قبول کرتا ہے

اور پھر

اپنے آقا اور اپنی خداداد ذہانت کی راہنمائی میں ہماری راہنمائی کرتا ہے۔

ہمارا سالانہ اجتماع

ایام انعقاد	تاریخ انعقاد
جمعہ	۱۹
ہفتہ	۲۰
اتوار	۲۱
اکتوبر ۱۹۴۵	اخاء ۱۳۲۴

ہماری تربیت کا عملی مظاہرہ

قائدین و زعماء کرام! سالِ رواں کے دوران میں اپنے تجربات کے ماتحت جو مفید باتیں مشورہ کے طور پر پیش فرمانا چاہیں۔ انہیں اپنی اپنی مجلس عاملہ میں پیش کریں۔ اور ہر خادم کا ان میں مشورہ شامل کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ یکم تبوک/ستمبر تک

یہ تجاویز مجلس عاملہ مرکزیہ میں پیش ہوں گی۔ اور ابتدائی آخری تعیین اور تشکیل کے ساتھ ایجنڈا کی صورت میں تمام ماتحت مجالس میں بھجوا دی جائیں گی۔ یہ ایجنڈا قائدین و زعماء مجالس ماتحت میں پیش کریں گے۔ اور پھر مجالس اپنے نمائندگان کی وساطت سے سالانہ اجتماع میں مجلس عالمگیر کے موقع پر اپنی آراء پیش کریں گی۔

مرکز میں تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ——— یکم تبوک ۱۳۲۴ / ستمبر ۱۹۴۵

خاکسار:- ملک عطاء الرحمٰن منتظم شوریٰ سالانہ اجتماع

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ضروری فرمان

رمضان المبارک میں کوئی ایک کمزوری ترک کرنیکا عہد کریں

ماہرین علم النفس کا مقولہ ہے۔ کہ انسان بدی میں بھی آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہے۔ اور نیکی میں بھی۔ کوئی شخص پہلے ہی دن خطرناک ڈاکو یا فاسق و فاجر نہیں بن جاتا۔ بلکہ ایک بدی دوسری بدی کی اور دوسری تیسری کی محرک بنتی ہے۔ اور اس طرح بہت سی بدیاں کرکے انسان اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرلیتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ایک نیکی دوسری نیکی کی اور دوسری نیکی تیسری کی محرک بنتی ہے۔ اور اس طرح نیکیوں میں ترقی کرکے انسان اپنے نامۂ اعمال کو نور علیٰ نور بنالیتا ہے۔ اور خدا کے روحانی انعامات سے حصہ پاتا ہے۔

خدا کے مامور و مرسل دنیا میں آتے ہیں۔ اور زمینی لوگوں کو آسمانی بناتے ہیں۔ اور رذائل کی زندگی دور کرکے ایک پاکیزہ زندگی عطا کرتے ہیں۔ وہ دنیا کے لوگوں کو ضلالت و گمراہی کی اندھیری کوٹھڑی سے سورج کی روشنی میں لے آتے ہیں۔ جہاں کوئی خوف و خطر نہیں ہوتا۔

رمضان المبارک پاکیزہ زندگی کے حصول کے لئے بہترین مہینہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ اس مبارک ماہ میں چاہیئے۔ کہ ہر شخص کم از کم ایک کمزوری کے ترک کرنے کا عہد کرے۔ اور اس پر قائم رہے۔ آپ کا یہ فرمان ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک شخص کو صرف جھوٹ ترک کرنے کی تلقین فرمائی۔ جس پر عمل کرنے سے وہ شخص پاک ہوگیا۔ اور سب گناہ چھوٹ گئے۔

نظارت تعلیم و تربیت جماعت کو یاد دلاتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق کوئی ایک کمزوری ترک کرنے کا عہد کریں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

قربانیوں کے سال انسانوں پر کبھی کبھی آتے ہیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ ۲۶ مئی ۱۹۴۴ء میں ارشاد فرمایا۔ "دوسری دو چیزیں جن کی طرف میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کالج اور سائنس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا قیام ہے" پھر ان میں سے کالج کے متعلق فرمایا۔ کہ "جہاں تک یورپ کے فلسفہ پر اسلامی احکام کی فوقیت کو ثابت کرنے کا مسئلہ ہے ہم نے اس کالج کی داغ بیل رکھدی ہے۔ لیکن ابھی ہم نے اس کالج کو ڈگری کالج بنانا ہے۔ پھر ایم۔ اے تک پہنچانا ہے۔ پھر ڈاکٹری کی تعلیم کا اسمیں انتظام کرنا ہے۔ پس بہت بڑا کام ہے۔ جو ہمارے سامنے ہے۔ اور بہت بڑی قربانیاں ہیں۔ جن میں ہماری جماعت نے ابھی حصہ لینا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ میں بار بار قربانیوں کی تحریک کررہا ہوں۔ اور بار بار جماعتوں سے کہہ رہا ہوں۔ کہ وہ اپنے ایمانوں کا جائزہ لیں صدق و وفا کا وہ نمونہ دکھائیں۔ جو اسلام کے احیاء کے لئے ضروری ہے۔ بے شک یہ سال قربانیوں کا سال ہے۔ مگر یاد رکھو۔ قربانیوں کے سال انسانوں پر کبھی کبھی آتے ہیں۔ اور یہ دن خدا تعالیٰ کی رحمتوں سے ہی نصیب ہوا کرتے ہیں۔"

لہذا احباب حضور کے اس پر جوش اور ولولہ انگیز ارشاد کی تعمیل میں لبیک کہتے ہوئے میدان عمل میں نکل آئیں۔ اور چندہ کالج میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیکر اپنے صدق و وفا کا نمونہ دکھلائیں۔ تاحال اس تحریک میں ۱۲۰۲۷۰ روپے کے وعدے اور ۶۱۵ ۱۲۱ روپے نقد وصول ہوئے ہیں۔ (ناظر بیت المال)

درخواست دعا

شیخ ناصر احمد صاحب واقف زندگی بحیثیت ایک طالب علم انگلستان روانہ ہوگئے ہیں۔ احباب ان کے بخیر و عافیت پہنچنے اور کامیابی کے ساتھ اپنے تحصیل علم کے کام کو سرانجام دینے کی توفیق عطا کئے جانے کیلئے دعا فرمائیں آمین خاکسار عبدالمغنی۔

خدام الاحمدیہ ڈلہوزی کا ایک اور تبلیغی جلسہ

(۹ ماہ ظہور بروز جمعرات مجلس خدام الاحمدیہ ڈلہوزی کے زیر اہتمام سوا سات بجے شام ایک تبلیغی جلسہ دارالواقفین میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں شمولیت کے لئے چالیس معزز اصحاب کو دعوت نامے بھیجے گئے۔ خدام نے ان دعوت ناموں کو کوٹھیوں پر جاکر خود پہنچایا۔ اور جن اصحاب سے ملاقات ہوسکی۔ ان سے زبانی بھی شمولیت کی درخواست کی۔ ہینڈ بلز چھپوا کر تقسیم کئے۔ اور بورڈ پر بھی اعلان کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی ٹھیک وقت پر زیر صدارت میاں عباس احمد صاحب شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مولوی احمد صاحب بی۔ اے واقف زندگی نے "کیا حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت ہوئے" کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔ تقریر شروع کرنے سے قبل انہوں نے بتایا۔ کہ ان کی تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "مسیح ہندوستان میں" پر مبنی ہے۔ اور پھر مسیحی عقائد باطلہ کی حقیقت آشکارا کرتے ہوئے بتایا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ زندہ اتارے گئے۔ اور کشمیر میں پہنچکر ان کی وفات ہوئی۔ جہاں ان کی قبر ہے۔

بعد ازاں گیانی عباد اللہ صاحب نے "اسلامی نظریہ غیر مذاہب کے متعلق" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اسلام تمام انبیاء وسلف کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سمجھتا ہے ان کی تصدیق اور عزت و احترام کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ٹھہراتا ہے۔ جب تک دنیا کی اقوام اس اصل پر جس کو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل پیش کیا گیا تھا۔ عمل نہ کریں۔ انتہائی کوشش کے باوجود امن قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتیں۔ آج جماعت احمدیہ ہی صرف ایک جماعت ہے۔ جو عملی طور پر اس اصول کو پیش کررہی ہے۔ وہ سال میں ایک دن "یوم پیشوایان مذاہب" مناتی ہے جس دن تمام انبیاء کی پاک سیرتوں پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اور دوسرے مذاہب کے پیروؤں کو دعوت عمل دی جاتی ہے۔ دوسرے مذاہب سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سچا نبی تسلیم کریں۔ اور اسی طرح عزت و احترام کریں۔ جس طرح وہ اپنے پیشواؤں کی کرتے ہیں۔

آخر میں صدر نے ہندوؤں کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ وہ خوش ہوں۔ کہ مثیل کرشن مبعوث ہوچکا ہے۔ اور اس نے تمام گندے اتہامات اور الزامات کو جو رام کرشن پر لگائے گئے تھے۔ دور کرکے ان کی اصلی ہستی کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور مسلمانوں سے خطاب کیا۔ کہ وہ بھی خوش ہوں۔ کہ مسیح موعود جس کا انتظار تھا۔ وہ آچکا ہے۔ اس کے بعد مسئلہ کفارہ اور مسیحی عقائد باطلہ کی مزید تردید کی اور فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عقلی دلائل اور بائیبل کی رو سے ثابت کردیا ہے۔ کہ مسیحیت کی عمارت عقائد باطلہ پر کھڑی ہے۔ جب یہ حقیقت دنیا پر کھل جائیگی۔ تو عیسائیت کی عمارت خود ہی گر جائے گی۔ اور لوگ دین اسلام میں جوق در جوق داخل ہونے شروع ہوجاوینگے۔ جلسہ بخیر و خوبی ۹½ بجے دعا پر ختم ہوا) (مبارک احمد سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ ڈلہوزی)

یہ تنگیاں ہمارے ساتھ نہیں جائیں گی

بفضل خدا تحریک جدید کے مجاہدوں اور سیکرٹریوں کو یہ محسوس ہورہا ہے۔ کہ تحریک جدید کے چندوں کی آخری میعاد قریب آرہی ہے۔ چونکہ یہ وعدے خدا اور رسول کے ساتھ ہیں۔ اس لئے ہر مومن مخلص کا ایمان اور اخلاص اسے کہہ رہا ہے۔ کہ جلد سے جلد اپنے عہد کو اس ماہ کے آخر تک پورا کردینا چاہیئے۔ چنانچہ ایک دوست جنہوں نے گذشتہ سال شادی کی تھی۔ اور ان کے اندازہ سے بہت زیادہ خرچ ہوگیا تھا۔ وہ لکھتے ہیں۔ جوں جوں چندہ کی ادائیگی میں دیر ہوتی گئی۔ میرے دل کا اضطراب اور خلش زیادہ سے زیادہ بڑھتی گئی۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ الفاظ کہ "یاد رکھو۔ یہ اموال ہمیشہ نہیں رہینگے۔ اور یہ زندگیاں بھی ہمیشہ نہیں رہینگی۔ یہ تنگیاں ہمارے ساتھ نہیں جائینگی۔ بلکہ ہمارے چندے اور ہماری قربانیاں ہمارے ساتھ جائینگی۔ یہاں کا کھایا ہوا ہمارے کام نہیں آئیگا۔ بلکہ جو خدا کے راستہ میں خرچ کیا ہوگا۔ وہی ہمارے کام آئیگا۔ پس ابدی اور دائمی زندگی حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھو۔" میرے دل پر ایک گہرا اثر کئے ہوئے تھے۔ ۴ اب بھی میرے خانگی حالات مخدوش ہیں۔ مگر رہا نہیں جاتا۔ اس لئے اپنی اور اپنی اہلیہ کی گیارھویں سال کی رقم جو ۔/۱۰۰ روپیہ ہے۔ بھیج رہا ہوں۔ حضور کے پیش کرکے دعا کی درخواست کریں۔ تحریک جدید کے ہر وعدہ کرنے والے کو اس وقت تک آرام اور چین کا سانس نہ لینا چاہیئے جب تک وہ اپنے تحریک جدید کے خوشی اور مرضی سے کئے ہوئے عہد کو پورا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ والسلام۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان دنیا میں آشکار کرنے کی آسان راہ

VINDICATION OF THE PROPHET OF ISLAM

(۱) اس انگریزی رسالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کارنامے بتائے گئے ہیں جنکی دنیا کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں

(۲) وہ خصوصیات جو دنیا کی کسی قوم کے نبی میں نہیں۔

(۳) ہندو عیسائی اقوام کے معززین کی آراء

(۴) ہندو مسلمانوں میں کس طرح صلح ہو سکتی ہے؟

(۵) یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پیشوایان مذاہب کے جلسوں کی مقبولیت اور ان کے متعلق غیر احمدی وغیر مسلم معززین کی آراء۔

یہ رسالہ گیارھویں بار چھپ کر تھوڑیں آیا ہے ۷۶ صفحہ کے رسالہ کی قیمت ۴ر معہ محصول ڈاک

اپنے شہر کے غیر مسلم معززین کو تحفتہً دو

یا

ان کے پتے ہمکو روانہ کرو ہم یہاں سے روانہ کر دیں گے۔ ہر پتہ کے ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ چاہئیں جو دوست ٹکٹ روانہ نہیں کر سکتے۔ وہ صرف پتہ روانہ فرمائیں۔ ہم یہاں سے ان کو روانہ کر دیں گے

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

شباکن ——— ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو "شباکن" استعمال کریں۔ قیمت مکعید قرص عہ ——— پچاس قرص ۱۳ر ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اعلان بحالی حصص

جملہ حصہ داران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز نے اپنے اجلاس مورخہ یکم اگست ۱۹۴۵ء میں فیصلہ کیا ہے کہ ایسے حصص بوجہ عدم ادائیگی بقایا اقساط ضبط ہو کر دوبارہ فروخت نہ ہو چکے ہوں۔ ان کو چار آنہ فی حصہ تاوان ڈال کر بحال کر دیا جائے۔ اس لئے ایسے حصہ دار جن کے حصص بوجہ عدم ادائیگی ضبط ہو چکے ہوں۔ اور کمپنی نے ان کو دوبارہ فروخت نہ کیا ہو چار آنہ فی حصہ تاوان معہ بقایا اقساط ادا کر کے ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء تک اپنے ضبط شدہ حصص بحال کرا سکتے ہیں۔

تاریخ مقررہ کے بعد کوئی رقم وصول نہ کی جائے گی۔ یہ آخری موقع ہے۔ جو حصص بحال کرنے کے لئے حصہ داران کو دیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد بحالی حصص کا موقع نہ مل سکے گا۔

المعلن

مینیجنگ ڈائریکٹر

ضروری التماس

جن احباب کے نام وی پی بھیجے جا چکے ہیں۔ وہ انہیں ضرور وصول فرمالیں +

(مینیجر)

AAA 161

یہ ہیں اُن کی چالیں

اِن سے اُنھی کو نیچا دکھایئے

بیشک اُس کے پاس فہرست ہے۔ وہ شخص گاہک کو دھوکا دینا چاہتا ہے۔ آپ حالات سے باخبر رہیں تو نفع خوروں اور ذخیرہ اندوزوں کی کچھ نہیں چل سکتی۔

بلیک مارکیٹ سے ہرگز نہ خریدیئے

اس طرح بلیک مارکیٹ کا خاتمہ ہو جائیگا

حکومت ہند کے محکمہ انفارمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ نے شائع کیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جاپانیوں نے اتحادیوں کے مقابلہ میں ہتھیار ڈالدیئے

شرائط تسلیم کرنیکے متعلق شہنشاہ جاپان کا اعلان — وزیراعظم انگلستان اور صدر امریکہ کا بیان

لنڈن ۱۵ اگست - آج جاپانیوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اور دوسری لڑائی ختم ہوگئی۔ سرکاری طور پر یہ اعلان لنڈن۔ ماسکو۔ واشنگٹن اور چنگکنگ سے ایک وقت کیا گیا ہے۔ جاپانیوں کو یہ حکم بھیج دیا گیا ہے۔ کہ وہ ہر محاذ پر لڑائی بند کرنے کے احکام بھیج دیں۔ اور اس بات کی اطلاع جنرل میکارتھر کو پہنچا دی جائے۔ واشنگٹن ۱۵ اگست۔ آج صبح صدر ٹرومین نے کہا۔ کہ صلح کا اعلان سرکاری طور پر اسی وقت کیا جائیگا۔ جب صلحنامہ پر باقاعدہ دستخط ہو جائینگے۔ لنڈن ۱۵ اگست۔ جاپان کے لئے یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ اس کے بادشاہ ہیروہیٹو نے ریڈیو پر خود اعلان کیا۔ کہ پوٹسڈم کانفرنس کے مطالبات کو منظور کر لیا گیا ہے۔ جاپان کے وزیر جنگ نے ہتھیار ڈالنے کے اعلان کے بعد خودکشی کر کے جان دیدی۔ واشنگٹن ۱۵ اگست۔ آج صبح بہت سے لوگ وائٹ ہاؤس کے پاس جمع ہوگئے۔ اور انہوں نے مطالبہ کیا۔ کہ ہم پریذیڈنٹ کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس پر صدر ٹرومین باہر آئے۔ اور انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ آج کا دن تاریخ عالم میں ایک یادگار کے طور پر رہے گا۔ آج جمہوریت کو فتح حاصل ہو گئی ہے۔ اور ہمارا آخری دشمن مغلوب ہو چکا ہے۔ مگر ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ ہمارا کام ختم ہوگیا۔ ہمارا اصل کام ابھی باقی ہے۔ جس کو ہم نے سرانجام دینا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ دنیا میں ہر جگہ آزاد حکومت قائم کریں۔ اور ساری دنیا میں امن قائم کیا جائے۔ لنڈن ۱۵ اگست۔ آج صبح مسٹر ایٹلی وزیراعظم نے جاپان کے ہتھیار ڈال دینے کی خبر خود نشر کی۔ آپ نے کہا۔ ہم نے اپنے آخری دشمن کو بھی پچھاڑ دیا ہے۔ ہمیں اس موقعہ پر برطانیہ خود مختار نوآبادیوں ہندوستان اور ماتحت آبادیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ ہمیں اس وقت وہ لوگ خاص طور پر یاد آ رہے ہیں۔ جو جنگ میں کام آئے۔ یا قید ہوئے۔ اور وہ لوگ بھی جنہوں نے جاپانیوں کے حملوں کا زور برداشت کیا۔ آپ نے کہا۔ اب پھر امن کا دور شروع ہو رہا ہے۔ آیئے خدا کا شکر کریں۔ کہ اس نے ہمیں بہت بڑے خطرہ سے نجات بخشی۔ دہلی ۱۵ اگست۔ آج ہوم سیکرٹری گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان بھر میں کل اور پرسوں دو دن فتح کی خوشی میں چھٹی منائی جائیگی۔ لنڈن ۱۵ اگست بادشاہ سلامت نے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ اتوار کے دن دعا کی جائے۔ اور جنگ کے ختم ہونے پر خدا کا شکریہ ادا کیا جائے۔ واشنگٹن ۱۵ اگست۔ جاپانیوں سے ہتھیار رکھوانے کے لئے جنرل میکارتھر اس بات کا انتظام کر رہے ہیں۔ کہ اتحادی فوجیں جاپان کے مختلف مقامات پر اتر پڑیں۔ لنڈن ۱۵ اگست جنرل مونٹ بیٹن نے اعلان کیا ہے۔ کہ ان کی فوجیں اس بات کے لئے تیار ہیں۔ کہ حکم ملتے ہی جاپان کے مختلف مقامات پر اتر کر ملک کا انتظام سنبھال لیں۔ لنڈن ۱۵ اگست۔ آج دوپہر کو شہنشاہ جاپان نے اعلان کیا۔ کہ میں نے اپنی گورنمنٹ کو حکم دے دیا ہے۔ کہ وہ اتحادیوں کو اعلان کی اطلاع دیدیں۔ کہ ان کی شرطیں جاپان کو منظور ہیں۔ اس اعلان میں شہنشاہ نے یہ بھی کہا۔ ہم نے یہ غیر معمولی قدم دنیا اور جاپان کی حالت کے پیش نظر اٹھایا ہے۔ لنڈن ۱۵ اگست۔ آج تیسرے پہر ملک معظم اور ملکہ نئی پارلیمنٹ کی کارروائی کو شروع کرنے کے لئے ویسٹ منسٹر گئے۔ ملک معظم نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ دشمن پر فتح پانے کے لئے خدا کا شکر ادا کریں۔ ایٹم بم کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس نئے خوفناک ہتھیار نے دنیا کو یہ سبق دیا ہے۔ کہ لڑائی جھگڑے کا رستہ چھوڑ دو۔ ورنہ سب ایک دوسرے کو تباہ کر دوگے۔ برطانیہ کے اندرونی معاملات کے بارے میں جو قوانین پیش ہونے والے ہیں۔ ان کا بھی ذکر کیا۔ ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میری حکومت کا یہ کام ہے۔ کہ ہندوستانی لیڈروں کو ہندوستان میں جلد سے جلد سیلف گورنمنٹ کا احساس ہو۔

پیرس ۱۵ اگست مارشل پیٹان کو موت کی سزا دی گئی ہے۔ مگر ان کی عمر کا لحاظ رکھتے ہوئے سفارش کی گئی ہے۔ کہ موت کی بجائے عمر قید کر دیا جائے۔ لاہور ۱۵ اگست۔ لاہور کی پیراشوٹ کلودنگ فیکٹری جو ہندوستان بھر میں پیراشوٹ تیار کرنے کی سب سے بڑی فیکٹری تھی۔ جنگ کے خاتمہ کے پیش نظر بند کر دی گئی ہے۔ ہزاروں درزی اور مزدور جو اس کارخانہ میں کام کر رہے تھے۔ بیکار ہو گئے ہیں۔ انہیں حکم دے دیا گیا ہے۔ کہ وہ آئندہ کام پر نہ آئیں۔ لنڈن ۱۵ اگست۔ نیوسٹیٹسمین نے ایک ایڈیٹوریل میں لکھا ہے۔ کہ ہندوستان کے نئے وزیر ہند کی صورت میں مسٹر پیتھک کا انتخاب بہترین ہے۔ آپ ہندوستان کی غربت کے مسئلہ کو حل کرنے میں بہت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ مگر لکھا ہے۔ یہ امر مایوس کن ہے۔ کہ مسٹر بیون کی تجویز کے مطابق ہندوستان کو ڈومینین آفس کے سپرد نہیں کیا گیا۔ اسکندریہ ۱۵ اگست۔ عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری نے بتایا۔ کہ عرب لیگ کا آئندہ اہم اقدام فلسطین کے بارے میں ہوگا۔ آپ نے کہا۔ فلسطین کا مسئلہ عربوں سے اراضی چھین جانے کے باعث نیز یہودیوں کی وسیع سرگرمیوں کے پیش نظر زیادہ توجہ طلب ہے۔ لنڈن ۱۵ اگست۔ لنڈن کے حلقوں کی رائے ہے۔ کہ پہلا ایٹم بم گرتے ہی جاپانیوں نے ہتھیار ڈال دینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اور یہ فیصلہ روس کے داخلہ جنگ سے قبل ہوا۔ لنڈن ۱۵ اگست۔ آج ٹوکیو ریڈیو کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ۶ اگست کو ہیروشیما میں جو ایٹم بم پھینکا گیا تھا۔ اس کے نتیجہ میں مغربی جاپان کا گورنر جنرل اور ہیروشیما کا لارڈ میئر دونوں ہلاک ہو گئے۔ لنڈن ۱۵ اگست جنگ ختم ہونے کے باوجود برطانیہ میں خوراک کی صورت حالات کے بہتر ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ برطانیہ کے فوڈ منسٹر نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ میں خوراک کا راشن ہوئے چھ سال گزر چکے ہیں۔ لیکن جنگ کے خاتمہ کے باوجود راشن میں اضافہ کا کوئی امکان نہیں۔

نئی دہلی - ۱۵ اگست جنگ کے خاتمہ کے اعلان کے بعد ڈیفنس آف انڈیا رولز کو منسوخ کر دیا جائیگا۔ جنگی عمارات کی تعمیر بند کر دی جائیگی۔ اور سپلائی کے ٹھیکے بند کر دیئے جائینگے۔ مرکزی و صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے متعلق صرف حکومت برطانیہ کی منظوری کا انتظار ہے۔ لنڈن ۱۵ اگست۔ حکام کا خیال ہے۔ کہ برطانوی فوج کو توڑنے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ۲۰ لاکھ آدمیوں کی روزی کا انتظام کرنا ہوگا۔ جاپانی جنگ کے ہندوستانی قیدیوں کی تعداد ۵۵ ہزار ہے۔ ان میں سے ساڑھے اکتالیس ہزار کے متعلق یہ کہا گیا تھا۔ کہ وہ گم ہیں۔ ان قیدیوں کو واپس ہندوستان بھیجنے کے لئے کتنا وقت درکار ہوگا۔ اس کے متعلق فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن گورنمنٹ ہر ممکن کوشش کریگی۔ کہ ان کو جلد از جلد گھروں کو پہنچایا جائے۔ کیونکہ ان میں سے بعض گذشتہ تین سال سے جاپان کی قید میں ہیں۔ واشنگٹن ۱۵ اگست۔ ہندوستان۔ برما۔ چین فرنٹ کے متعلق امریکہ کے جو دفاتر ہندوستان میں تھے۔ ان سب کو بند کر دینے کے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔